اسلامی شریعت کی امتیازی خصوصیات

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ماجد بن سلیمان الرسی

ترجمہ:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

الترجمة الأردية لكتاب: خصائص الشريعة الإسلامية لفضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي.

اسلامی شریعت کی امتیازی خصوصیات[1]

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الذين آمَنُواْ اتَّقُواْ الله حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مسْلِمُون).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، (دین میں) ایجاد کردہ ہر نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

محترم قاری! اللہ تعالی نے ایک عظیم مقصد کے پیش نظر شریعتیں مقرر فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں کو دین ودنیا کی بھلائی کی رہنمائی کی جائے، کیوں کہ انسانی عقل بذات خوت ایسے قوانین واحکام وضع نہیں کرسکتی جو لوگوں کو سیدھی راہ کی رہنمائی کرسکیں، بلکہ یہ اس اللہ کی خصوصیات میں سے ہے جو اپنی صفات میں کامل، اپنے افعال واقوال اور تقدیر میں حکیم، اپنی مخلوق کی مصلحتوں سے باخبر اور ان پر مشفق ومہربان ہے، جبکہ انسان کا علم بہت ناقص ہے۔

[1] میں نے اس مقالہ میں بنیادی طور پر شیخ عمر بن سلیمان الاشقر کی کتاب "مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ" پر اعتماد کیا ہے، پھر اس میں اللہ کی توفیق اور آسانی سے کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔

دینی اعتبار سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ آسمانی شریعتیں اللہ کی جانب سے نازل کردہ ہیں، اللہ تعالی نے ہر قوم میں ان کی زبان بولنے والا ایک رسول مبعوث فرمایا، تاکہ وہ انہیں ایسی شریعت پہنچائیں جو ان کے لئے موزوں اور مناسب ہو، اللہ نے انہیں بغیر کسی شریعت کے یوں ہی بے کار نہیں چھوڑا، فرمان باری تعالی ہے :
(ولكل قوم **هاد**)

ترجمہ: اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔

نیز فرمایا:(لكل جعلنا منكم **شرعة** ومنهاجا).

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔

انسانوں سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ان نبیوں کی اطاعت کریں جنہیں اللہ نے ان کی طرف مبعوث فرمایا، فرمان الہی ہے: (وما أرسلنا من رسول إلا **ليطاع** بإذن الله).

ترجمہ: ہم نے ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ تعالی کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔

اللہ تعالی نے جو احکام و قوانین نازل فرمائے، ان میں سب سے عظیم توریت، انجیل اور قرآن ہیں، چنانچہ بنی اسرائیل سے یہ عہد و پیمان لیا کہ وہ اپنی شریعتوں کی حفاظت کریں، لیکن وہ نہیں کر سکے، بلکہ ان میں تحریف کی اور انہیں ضائع کر دیا، البتہ قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے اپنے اوپر لی، فرمان باری تعالی ہے: (إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له **لحافظون**)

ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

بندوں پر یہ اللہ کی رحمت ہی ہے کہ اس نے ان کے لیے ایک ایسی شریعت محفوظ رکھی جس کی روشنی میں وہ قیامت تک اللہ کی عبادت کرتے رہیں گے۔

تمام شریعتیں ایک اللہ کی عبادت کرنے اور شرک سے باز رہنے کی دعوت دیتی ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: (وما أرسلنا من قبلك من رسول إلا نوحي إليه أنه **لا إله إلا أنا فاعبدون**)

ترجمہ: تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

نیز اللہ کا فرمان ہے: (ولقد بعثنا في كل أمة رسولا أن اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت).

ترجمہ: ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔

شریعتیں فرعی مسائل میں باہم مختلف ہیں، تاہم اصول ومبادی میں باہم متفق ہیں، اور وہ اصول یہ ہیں: اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور تقدیر کے خیر وشر پر ایمان لانا۔

اللہ کی شریعتیں جن امور میں باہم متفق ہیں، ان میں یہ بھی ہے: دین، عزت وناموس، جان ومال اور عقل کی حفاظت۔

مذکورہ تمہید کے بعد آپ جان رکھیں کہ شریعتوں کے اہداف ومقاصد کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے، جو شخص اس مقدمہ کو سمجھ لے، اس کے لیے اللہ کی اس حکمت کو سمجھنا آسان ہو جائے گا جس کے پیش نظر اللہ نے شریعتیں نازل فرمائی۔

***

اسلامی شریعت کی امتیازی خصوصیات

اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ، قرآن مجید کے ذریعہ کتابوں کا سلسلہ اور اسلامی شریعت کے ذریعہ شریعتوں کا سلسلہ ختم کیا، اللہ تعالی نے اسلامی شریعت کو بہت سی امتیازی خصوصیات سے متصف فرمایا، ذیل میں اللہ کی توفیق سے ان خصوصیات پر روشنی ڈالی جارہی ہے:

۱- پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام ایک الہی اور ربانی شریعت ہے، جبکہ اس کے سوا جتنی بھی شریعتیں اور نظامہائے زندگی آج رائج ہیں، وہ ان اصل اور غیر محرف شریعتوں کی تحریف شدہ شکلیں ہیں، جو توحید کی دعوت دیتی ہیں، چنانچہ نصاری کے دین میں تحریف درآئی جس کی وجہ سے وہ مسیح کو اپنا معبود سمجھنے لگے اور صلیب کی پرستش کرنے لگے، یہودی بعض نبوتوں کا انکار کرنے لگے اور عزیز کی عبادت کرنے لگے، یہ تمام شریعتیں انسان کی وضع کردہ ہیں جن کی اندر بت پرستی پائی جاتی ہے۔

رہی بات ہندومت اور بودھ مت کی تو ان کے پیروکار پتھروں کی پرستش کرتے ہیں، رافضی قبروں کو پوجتے ہیں، ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں، گرچہ وہ خود کو مسلمان کہتے پھرتے ہیں، البتہ اعتبار، حقائق کا ہوتا ہے، ناموں کا نہیں۔

۲- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ غلطی سے پاک ہے، فرمان باری تعالی ہے: (لا يأتيه **الباطل** من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد)

ترجمہ: جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے، یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے (اللہ) کی طرف سے۔

نیز اللہ تعالی فرماتا ہے: (وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا)

ترجمہ: آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔

چنانچہ قرآن اپنی خبروں میں سچا اور اپنے احکامات میں منصف ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (...سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے)[1]۔

۳-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ تحریف اور تبدیلی سے محفوظ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دین میں بدعتیں ایجاد کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:(نئ نئ بدعات واختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا ،بلاشبہ ہر نئ بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے)[2]۔ائمہ اسلام نے ہر دور میں کتب احادیث کو ضعیف اور موضوع روایتوں سے پاک کرنے کے لئے بیش بہا خدمات انجام دئے ہیں۔

۴-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ضائع ہونے سے محفوظ ہے، قرآن کی حفاظت کے تعلق سے اللہ تعالی فرماتاہے: (إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له **لحافظون**)

ترجمہ:ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایاہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

کافروں کی سازشوں، بے پناہ جنگوں اور بے انتہا دسیسہ کاریوں کے باوجود حدیث نبوی کے ذخیرے اب تک محفوظ ہیں،جو نسل در نسل اور صدی در صدی منتقل ہوتے آرہے ہیں۔

شریعت کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھنے کا ایک وسیلہ یہ ہے کہ اللہ نے اس مشن کی تکمیل کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایسے لوگوں کو استعمال کیاجو اسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھ سکیں، ان سے مراد وہ علمائے کرام ہیں جو انبیاء کے وارثین ہیں، اسی طرح ایسے نیک وصالح حاکم وبادشاہ اور اصحاب جاہ ومال بھی جنہوں نے اپنی قوت وشوکت اور مال ودولت کو اسلام کی نصرت وحمایت کے لیے مسخر کردیا، بایں طور کہ علم کی نشرواشاعت کی اور اس راہ میں (بے دریغ) خرچ کیا، چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا، جو شخص ان کی حمایت سے دست کش ہوگا، یاان کی مخالفت

---

[1] اسے مسلم (۸٦۷) نے روایت کیاہے۔

[2] اسے مسلم (۸٦۷) نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے۔

کرے گا وہ اللہ کے حکم آنے تک ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور ہمیشہ لوگوں پر غالب (یا ان کے سامنے نمایاں) رہے گا)[1]۔

۵- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی تعلیمات روز روشن کی طرح واضح، غموض وباریکی، اسرار ورموز اور بھول بھلیوں سے پاک ہیں، جبکہ انسانی تعلیمات میں لازمی طور پر یہ کمی موجود ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ شرعی تعلیمات کو چھوٹا بڑا، طالب علم اور دیہاتی بھی سمجھ سکتا ہے۔

٦- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ خرافات اور بے بنیاد باتوں کی نفی کرتی اور ان کا بطلان واضح کرتی ہے، انہی خرافات میں سے جادو بھی ہے، جس کے ذریعہ جادوگر اپنی مراد کی تکمیل کے لیے شیطانوں کی مدد لیتا ہے، اور شیطان اس وقت اس کی مدد نہیں کرتا جب تک کہ وہ اس کی عبادت نہ کرے۔

جن خرافات سے اسلام نے منع کیا ہے، ان میں کہانت بھی ہے، اس سے مراد علم غیب کا دعوی کرنا اور (مخاطب کے) دل کی بات بتانا ہے، یہ دونوں –جادو اور کہانت– سخت حرام ہیں، بلکہ ان کا ارتکاب کرنا نواقض اسلام میں سے ہے، کیوں کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے، اس لیے کہ وہ اللہ کے خصائص میں سے ہے، اللہ پاک وبرتر کا فرمان ہے: (قلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔

چنانچہ جس نے اپنے لیے علم غیب کا دعوی کیا، اس نے علم غیب کی صفت میں اللہ کے ساتھ شرکت کا دعوی کیا اور قرآن کی تکذیب کی۔

۷- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ کامل ہے اور زندگی کے تمام معاملات کو شامل ہے، خواہ عقیدہ کا معاملہ ہو یا عبادات کا، معاملات ہوں یا سیاست، قضاء اور فیصلہ ہو یا اخلاق وسلوک (سب کو محیط ہے)۔

[1] اسے بخاری (۳٦٤١) اور مسلم (۱۰۳۷) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

- چنانچہ عقائد کے باب میں عقائد کے اصول ومبادی پر روشنی ڈالتی ہے، جو کہ یہ ہیں: اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور تقدیر کے خیر وشر پر ایمان لانا۔

  نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے تقاضوں کو بھی بیان کرتی ہے، ان میں اہم ترین تقاضہ آپ کی تصدیق اور اتباع کرنا ہے۔
- عبادات کے باب میں اسلامی تعلیمات، دل اور اعضاء وجوراح کی عبادتوں کی باریک ترین تفصیلات کو محیط ہیں۔

  دل کی عبادتوں سے مراد: صبر شکیبائی، خوف وخشیت، امید ورجا، توکل، توبہ وانابت اور محبت وغیرہ ہیں۔

  جبکہ اعضاء وجوارح کی عبادتوں میں: طہارت وپاکیزگی، نماز، زکاۃ، روزہ، حج، ذکر واذکار، جہاد اور دعوت شامل ہیں۔
- معاملات کے باب میں اسلامی تعلیمات، معاملات کی دقیق ترین تفصیلات کو شامل ہیں، مثلا: خرید وفروخت کرنا، اجرت پر (کوئی سامان) دینا، کسی کو اپنا وکیل اور نائب مقرر کرنا، قرض کی توثیق کرنا، نکاح وطلاق اور زراعت وغیرہ کے احکام۔
- سیاست کے باب میں اسلامی تعلیمات، حاکم ومحکوم کے آپسی تعلقات کی تفصیلات کو محیط ہیں، جیسے بیعت، سمع وطاعت، نصیحت، دعا، اتحاد اور آپسی اخوت وہمدردی، اسی طرح صلح وجنگ کی حالت میں غیر مسلموں کے ساتھ تعلق کی تفصیلات بھی اسلام میں موجود ہیں، اسلام، حاکم کو عدل وانصاف پر قائم رہنے، کلمہ الٰہی کی رفعت کے لیے جہاد کرنے، اسلامی ممالک کا دفاع کرنے اور پانچ بنیادی ضروریات کی حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے، ان سے مراد: دین، عقل، جان ومال اور عزت وناموس ہیں۔
- قضاء اور فیصلہ کے باب میں اسلامی تعلیمات، سزا کے احکام، حدود وقصاص، دیت اور تعزیرات کو شامل ہیں، تاکہ حقوق کی حفاظت ہو سکے، امن وامان بحال رہے اور فساد انگیزوں کو فساد انگیزی سے روکا جاسکے۔
- اخلاق وسلوک کے باب میں اسلامی تعلیمات، خاندانی، ازدواجی، سماجی اور تربیتی تعلقات کی باریک ترین تفصیلات پر روشنی ڈالتی ہیں، اور حسن اخلاق سے مزین ہونے کی ترغیب دیتی ہیں، جن میں والدین کی فرمانبرداری، صلہ رحمی، زبان کی پاکیزگی، نگاہ کی پستی، شرمگاہوں کی حفاظت، حجاب کی پاسداری اور حیا کا

التزام سرفہرست ہیں، نیز اسلامی شریعت، سطحی اخلاق اور مذموم اوصاف سے منع کرتی ہے، اخوت واتحاد پر ابھارتی، اختلاف اور گروہ بندی سے روکتی ہے اور لوگوں کو ایک امت بن کر رہنے کی تلقین کرتی ہے۔

اسی شمولیت کی وجہ سے دین اسلام پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے، اللہ تعالی نے سچ فرمایا: (اليوم **أكملت** لكم دينكم **وأتممت** عليكم نعمتي **ورضيت** لكم الإسلام دينا).

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

اور رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (ہر وہ چیز جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرتی ہے، اسے تمہارے سامنے واضح کر دیا گیا)[1]۔

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ بھی اپنے پر مارتا ہے تو ہمارے پاس اس کا علم ہوتا ہے[2]۔

۸- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، اور ساتھ ہی وہ روح اور جسم کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے، فرمان باری تعالی ہے: (فأقم وجهك للدين حنيفا **فطرة** الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين **القيم** ولكن أكثر الناس لا يعلمون).

ترجمہ: یکسو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں، اللہ تعالی کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالی کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

۹- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ عقل صحیح سے ہم آہنگ ہے، یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہیں، (کیوں کہ اسلام کی بنیاد صحیح و نفع بخش عقائد، روح اور عقل کو جلا دینے والے اخلاق کریمہ، حالات کو سدھارنے والے اعمال، اصول و فروع میں دلائل کی پاسداری کرنے، بت پرستیوں سے باز رہنے، مخلوق

---

[1] اسے طبرانی نے "المعجم الکبیر" (۱۶۴۷) میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، البانی نے "السلسلۃ الصحیحۃ" (۱۸۰۳) میں کہا: اس کی سند صحیح اور اس کے تمام رجال ثقات ہیں۔

[2] اسے ابن حبان نے اپنی "صحیح" (۱/۲۶۷) میں اور طبرانی نے "المعجم الکبیر" (۱۶۴۷) میں روایت کیا ہے اور البانی نے "الصحیحۃ" (۱۱۸) میں اور شعیب الأرناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے، رحمہا اللہ۔

خواہ حضرات ہو یا خواتین، ان سے بے تعلق رہنے، دین کو اللہ رب العالمین کے لیے خالص کرنے اور ان خرافات و بے بنیاد باتوں سے دامن کش رہنے پر ہے جو حس اور عقل کی منافی اور فکر کو حیران کرنے والی ہیں، دین اسلام کی بنیاد مطلق صالحیت، ہر قسم کی برائی اور شر کو دور کرنے، عدل وانصاف کو قائم کرنے، اور ہر ممکن طریقے سے ظلم کو دور کرنے اور کمال کی مختلف قسموں تک پہنچنے کی رغبت دلانے پر ہے)[1]۔

(اللہ اور اس کے رسول کی باتوں میں کوئی ایسی چیز نہیں جو حس، حقیقت حال اور عقل سلیم کی منافی ہو، اور نہ ہی اللہ ورسول کے احکام وفرامین میں کوئی ایسی چیز ہے جو حکمت اور بندوں کی مصلحت ومفاد کی منافی ہو، بلکہ یہی احکام وفرامین اپنے پیروکاروں کو کمال کے بلند ترین درجات تک پہنچاتے ہیں اور نقص اور نقصان کا سامنا اس صورت میں کرنا پڑتا ہے کہ جب ان کی یا ان میں سے بعض کی بجا آوری میں کمی کوتاہی کی جاتی ہے)[2]۔

۱۰- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ کائنات میں عقل وفکر استعمال کرنے پر آمادہ کرتی، ایجادات وانکشافات پر ابھارتی اور آفاق وانفس میں موجود نشانیوں پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: (سنريهم آياتنا في **الآفاق** وفي **أنفسهم** حتى يتبين لهم أنه الحق)

ترجمہ: عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی، یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے۔

نیز فرمایا: (وفي **أنفسكم** أفلا تبصرون)

ترجمہ: اور خود تمہاری ذاتوں میں بھی، تو کیا تم دیکھتے نہیں۔

معلوم ہوا کہ اسلامی شریعت عقل سے ہم آہنگ ہے، متصادم نہیں، وہ ایسے حقائق پیش کرتی ہے جن کے سامنے عقل حیران ضرور ہوتی ہے، لیکن انہیں ناممکن نہیں سمجھتی، رابطہ عالم اسلامی کے ماتحت چلنے والا ادارہ ھیئۃ الإعجاز العلمی نے قرآن وسنت سے ماخوذ اعجاز کے بہت سے دلائل جمع کردئے، خواہ یہ علم جنین

---

[1] یہ ابن سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے جو انہوں نے (الدرۃ المختصرۃ فی محاسن الدین الإسلامی) ص ۴۴-۴۵ میں ذکر کیا ہے، معمولی تصرف کے ساتھ ،ناشر: دار العاصمۃ-ریاض

[2] یہ ابن سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے جو انہوں نے (الدلائل القرآنیۃ فی أن العلوم والأعمال النافعۃ العصریۃ داخلۃ فی الدین الإسلامی) میں ذکر کیا ہے، معمولی تصرف کے ساتھ۔

سے متعلق اعجاز ہو یا علم فلکیات سے، یا علم طب سے متعلق ہو یا علم بحریات وغیرہ سے۔ اعجاز کے ان دلائل کے سامنے غیر مسلم ماہرین طبیعت حیران وششدر رہ گئے، کیوں کہ آج سے چودہ سو سال قبل قرآن وسنت میں ان اکتشافات کا ذکر ناممکن ہے، الا یہ کہ وہ اللہ کی جانب سے نازل کردہ وحی ہو، اس لئے کہ اس زمانے میں ان انکشافات کے وسائل ناپید تھے۔ یہ ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے بہت سے ماہرین طبیعت اسلام قبول کرنے پر مجبور ہوئے۔

١١- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ انصاف پسند غیر مسلم جب اس سے واقف ہوتا ہے تو حیران وششدر رہ جاتا ہے اور اسے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ کی جانب سے نازل کردہ ہے اور یہ کہ تمام انسان مل کر بھی اس جیسی خوبصورت اور محکم شریعت نہیں پیش کرسکتے، یہ غیر مسلم کی جانب سے حق کی شہادت وگواہی ہے، اللہ تعالی نے قرآن کے بارے میں سچ فرمایا: (ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا).

ترجمہ: اگر یہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

١٢- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص اس سے واقف ہوتا اور اسے یہ یقین ہو جاتا کہ وہ اللہ کی جانب سے ہے اور یہ ناممکن ہے کہ وہ انسان کی جانب سے ہو، تو اس کی وجہ سے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے، ایسے لوگوں کی تعداد بے شمار ہے، خواہ کافر ممالک کے باشندے ہوں یا اسلامی ممالک میں رہنے والے غیر مسلم، خواہ تعلیم یافتہ لوگ ہوں یا ناخواندہ طبقہ۔

١٣- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ افراط وتفریط کے درمیان ایک معتدل مذہب ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وكذلك جعلناكم أمة **وسطا** لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا)

ترجمہ: ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں۔

چنانچہ اسلام کی تعلیمات عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق وسلوک کے باب میں معتدل اور متوسط ہیں۔

١٤- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ روح اور جسم کی ضروریات کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی دعوت دیتی ہے، چنانچہ روحانی اور دنیاوی زندگی کے درمیان کوئی تصادم نہیں پایا جاتا،

کیوں کہ شریعت مختلف قسم کی قلبی، جسمانی اور روحانی عبادتوں کے ذریعہ روح کو پاک وصاف کرنے کی دعوت دیتی ہے، جیسے توکل، خوف، امید ورجا، نماز، روزہ، حج، ذکر الہی، خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا اور ان جیسی دیگر عبادتیں جو ایمان کی شاخوں میں داخل ہیں اور جن کی تعداد ستر سے زائد ہے۔ برخلاف انسانی طرز ہائے زندگی کے، جیسے مادہ پرست سیکولزم جو روحانی ضرورت کو یکسر فراموش کرتی اور انسان کو محض مادہ پرست مخلوق بن کر رہنے کی دعوت دیتی ہے، جو صرف اپنی مادی ضرورت کے بارے میں ہی سوچے، خواہ اس کی خاطر اسے اپنے والدین اور خاندان سے ہی کیوں نہ ہاتھ دھونا پڑے، یہی وجہ ہے کہ سیکولزم کے ماننے والوں کے درمیان خاندانی نظام درہم برہم ہو گیا اور مرد وعورت کا باہمی رشتہ صرف دوستی تک محدود ہو کر رہ گیا۔

مادہ پرست سیکولزم کے برخلاف رہبانیت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جسمانی ضرورت سے پہلو تہی کرتی ہے، بنابریں وہ اپنے ماننے والوں کو شادی بیاہ سے دور رہنے کی دعوت دیتی ہے، اور اللہ کی حلال کردہ بعض پاک چیزوں کو بھی حرام ٹھہراتی ہے، جیسا کہ کنیسوں کے راہبوں کے یہاں اس پر عمل ہے۔

جہاں تک اسلام کی بات ہے تو وہ انسان کی روحانی اور جسمانی ضرورتوں کا اعتراف کرتا اور ان کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی دعوت دیتا ہے، چنانچہ وہ مادہ پرستی میں منہمک ہونے، رہبانیت اور تشدد اختیار کرنے سے منع کرتا ہے اور روئے زمیں پر تگ ودو کرنے اور اس کی آبادکاری میں حصہ لینے کا حکم دیتا ہے، اسی طرح بندہ اور اس کے رب کے درمیان تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کا بھی حکم دیتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اپنے آپ کو عبادت میں منہمک رہنا چاہتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: (تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے)[1]۔ جب بعض صحابہ نے کہا: وہ گوشت نہیں کھاتے، بعض نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ چوتھے نے کہا: میں راتوں کو قیام کروں گا اور آرام نہیں کروں گا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے فرمایا: (میں گوشت بھی کھاتا ہو، عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا

[1] اسے احمد (٦/٢٦٨) وغیرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور "المسند" (٢٦٣٠٨) کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اس حدیث کی اصل صحیحین میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے مروی ہے۔

ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے رغبت ہٹالی وہ مجھ سے نہیں)[1]۔

۱۵-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت اس کی تعلیمات کی عمدگی اور حسن ہے، چنانچہ وہ ہر اس عمل کی دعوت دیتی ہے جس کا حسن وجمال عقل صحیح اور فطرت سلیمہ سے معلوم ہوتا ہے اور ہر کام سے منع کرتی ہے جس کی قباحت عقل صحیح اور فطرت سلیمہ سے معلوم ہوتی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: (ومن **أحسن** من الله **حكما** لقوم يوقنون)

ترجمہ: یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالی سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: (إن الله يأمر بالعدل **والإحسان** وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون)

ترجمہ: اللہ تعالی عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

شیخ عبد الرحمن بن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شریعت کی تعلیمات، اچھے اعمال، حسن اخلاق اور بندوں کی مصلحتوں (کا خیال رکھنے) کا حکم دیتی ہیں، عدل وانصاف، احسان، رحم دلی اور خیر وبھلائی پر ابھارتی ہیں، ظلم وتعدی اور بد اخلاقی سے منع کرتی ہیں، چنانچہ کمال کی ہر وہ خوبی جسے انبیاء ورسل نے درست قرار دیا، اسے اسلامی شریعت نے بھی درست قرار دیا اور ہر وہ دینی ودنیوی مصلحت جس کی سابقہ شریعتوں نے دعوت دی، اسلامی شریعت نے بھی اس پر آمادہ کیا، اور ہر برائی اور فساد انگیزی سے روکا اور اس سے دور رہنے کی تلقین کی[2]۔

۱۶-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ہر پاکیزہ چیز کو حلال اور ہر گندی اور خبیث چیز کو حرام قرار دیتی ہے، اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: (ويُحِل لهم الطيبات ويُحرم عليهم الخبائث).

---

[1] اسے بخاری (۵۰٦۳) اور اسی طرح مسلم (۱۴۰۱) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[2] معمولی تصرف کے ساتھ (الدرة المختصرة في محاسن الدين الإسلامي) سے ماخوذ، ص ۱۵، ناشر: دار العاصمة- ریاض

ترجمہ: پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔

۱۷-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ معنوی طہارت وپاکیزگی کی دعوت دیتی ہے، چنانچہ اس کی تعلیمات سے نفوس کا تزکیہ ہوتا اور دلوں کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(هو الذي بعث في الأميين رسولا منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة)،

ترجمہ: وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

مثال کے طور پر نماز ہی کو لیجئے، اس سے نفس کو پاکیزگی وراحت ملتی ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے بلال! نماز کی اقامت کہو، ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ)[1]۔یعنی نماز کے ذریعہ راحت پہنچاؤ، آپ ان کو اذان اور اقامت کا حکم دیتے تاکہ آپ کو سکون وراحت ملے۔

زکاۃ کے ذریعہ مال پاک ہوتا، نفس کو بخالت سے پاکیزگی ملتی ہے، اس کے ذریعہ اللہ کی عطاکردہ نعمتوں کا شکر ادا کیا جاتا ہے، اور شکر، دل کی طہارت کا ذریعہ ہے، زکاۃ سے فقیر ومسکین کی ضرورت پوری ہوتی ہے، فقیروں اور مالداروں کے درمیان حسد کا خاتمہ ہوتا ہے، اس طرح پورا معاشرہ پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

روزہ سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ تمام اعمال خالص اللہ کے لیے انجام دیے جائیں، چنانچہ دل ریا ونمود سے پاک ہوجاتا ہے، بکثرت کھانے پینے سے نفس کے اندر جو تکبر اور غرور پیدا ہوجاتا ہے، روزہ کے ذریعہ اس سے بھی وہ پاک ہوجاتا ہے۔

حج میں تمام حجاج احرام کا لباس زیب تن کرتے ہیں، جس کے ذریعہ ان کے نفوس احساسِ تعیش سے پاک ہوتے ہیں، مشاعر مقدسہ میں ایک جیسے کھڑے ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے متعارف ہوتے اور آپسی اخوت ومحبت پیدا ہوتی ہے، ایک جیسی اطاعتوں کے ذریعہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں، چنانچہ ان کے نفوس کا تزکیہ ہوتا ہے۔

اللہ کا ذکر تو نفوس کے تزکیہ کا سب سے بڑا میدان ہے، چنانچہ قرآن کی تلاوت، صبح وشام کی دعاؤں کا ورد اور نماز کے بعد کے اذکار کی پابندی، نفوس کی تزکیہ اور پاکیزگی کے عظیم ترین اسباب ہیں۔

---

[1] اسے ابوداود (۴۹۸۵) اور احمد (۵/۳۶۴) نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح کہا ہے۔

اسلام کا اخلاقی نظام نفوس کے تزکیہ کا سب سے عظیم ذریعہ ہے، جیسے والدین کی فرمانبرداری، صلہ رحمی، اہل خانہ اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور ضعیف ونادار لوگوں کی مدد۔

اسلامی تعلیمات میں نفوس کے تزکیہ وطہارت کے جو خاصیتیں پائی جاتی ہیں، ان کی یہ چند مثالیں تھیں جو آپ کے سامنے پیش کی گئیں۔

۱۸- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ جسمانی طہارت کی بھی دعوت دیتی ہے، چنانچہ جمعہ کے دن اور جنابت کے بعد غسل کرنے، وضو کے لئے طہارت حاصل کرنے، (پیشاب وپاخانہ سے فارغ ہوکر) پانی اور پتھر سے پاکی حاصل کرنے، اور فطری سنتوں پر عمل کرنے کا حکم دیتی ہے، جیسے مونچھ کترنا، داڑھی چھوڑنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا اور زیر ناف کے بال صاف کرنا[1]۔

۱۹- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ آسانی پیدا کرتی اور مشقت کو دور کرتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(يريد الله بكم **اليسر** ولا يريد بكم العسر)

ترجمہ: اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں۔

نیز اللہ تعالی فرماتا ہے: (فاتقوا الله ما **استطعتم**)

ترجمہ: جہاں تک تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

نیز فرمایا:(لا يكلف الله نفسها إلا وسعها)

ترجمہ: اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:(...جب میں تمہیں کسی چیز کی بجا آوری کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ)[2]۔

۲۰- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک سچا اور آسان دین ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:(اللہ کو سب سے زیادہ وہ دین پسند ہے جو سیدھا اور سچا ہو)[3]۔ خرید وفروخت میں اسلام نے سچائی

---

[1] دیکھیں: بخاری (۵۸۸۹) اور مسلم (۲۵۷) نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے جو حدیث روایت کی ہے۔

[2] اسے بخاری (۷۲۸۸) اور مسلم (۱۳۳۷) نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے بخاری نے کتاب الإیمان، باب: الدین یسر میں تعلیقا روایت کیا ہے، احمد نے اپنی مسند (۵/ ۲۶۶) میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:(میں سیدھے اور سچے دین کے ساتھ بھیجا گیا ہوں)۔

اور راست بازی کا حکم دیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے)[1]۔یعنی وہ اپنے قرضوں کا تقاضا کرتے وقت فقیر ومحتاج پر سختی نہیں کرتا، بلکہ نرمی اور لطافت کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے، اور تنگ دست کو مہلت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: (وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة وأن تصدقوا خير لكم إن كنتم تعلمون).

ترجمہ: اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کرو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے، اگر تم میں علم ہو۔

اسلام کی نرمی ہی ہے کہ اس نے برائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کی ترغیب دی، فرمان باری تعالی ہے: (ادفع بالتي هي أحسن)

ترجمہ: برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو۔

اسی طرح اسلام نے غصہ پی جانے اور ظالم کو درگزرنے کا بھی حکم دیا ہے: (والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس).

ترجمہ: غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔

اسلام کی نرمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس نے مومنوں کے ساتھ عاجزی اور فروتنی اختیار کرنے پر ابھارا، اللہ تعالی فرماتا ہے: (**واخفض جناحك** لمن اتبعك من المؤمنين)

ترجمہ: اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ، جو بھی ایمان لانے والا ہو کر تیری تابعداری کرے۔

اللہ تعالی نے مومنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: (**أذلة** على المؤمنين).

ترجمہ: وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر۔

۲۱- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ احسان پر ابھارتی ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے اسلام کے ہر ایک حکم میں احسان کو واجب قرار دیا ہے، یہاں تک ذبح میں بھی، یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرتے ہوئے احسان کو ملحوظ خاطر رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان (اچھا

[1] اسے بخاری (۲۰۷۶) نے جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

سلوک کرنا) فرض کیا ہے، لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو[1] اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور جب تم ذبح کرو تو اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو (ذبح کرتے وقت) آرام پہنچاؤ)[2]۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہر حال میں احسان واجب ہے، یہاں تک کہ خون بہاتے ہوئے بھی خواہ حیوان ناطق (انسان) کا خون ہو یا چوپائے کا، چنانچہ انسان کو چاہئے کہ (قصاص وتعزیر کے طور) پر جب انسان کو قتل کرے تو اچھی طرح کرے اور جانور کا خون بہائے تو اچھی طرح بہائے[3]۔

شریعت اسلامیہ میں احسان کی مثال یہ بھی ہے کہ اس نے جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے پر ابھارا ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ ایک عورت قیامت کے دن جہنم میں صرف اس لئے جائے گی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھا، نہ تو اسے کھانا کھلایا اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے اپنا پیٹ بھر سکے[4]۔

مخلوق کے تئیں احسان کا سب سے بلند درجہ یہ ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، شریعت نے قرآن کریم میں چھ مقامات پر اس کا حکم دیا ہے اور اس کے برخلاف (والدین کی نافرمانی سے) منع کیا ہے، مثال کے طور پر اللہ تعالی کا یہ فرمان ملاحظہ کریں: (وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا).

ترجمہ: اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔

اللہ نے عام لوگوں کے ساتھ بھی گفتگو میں نرم لہجہ اختیار کرنے کا حکم دیا، فرمان باری تعالی ہے: (وقولوا للناس حُسنا وأقيموا الصلاة).

ترجمہ: لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا۔

---

[1] یعنی شرعی طور پر جو قتل کا مستحق ہو، اسے قتل کرو، جیسے قاتل اور باغی وغیرہ، اور یہ کام حاکم وقت (ولی امر) کی جانب سے انجام دیا جائے۔

[2] اسے مسلم (۱۹۵۵) نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[3] الفتاوی الکبری: (۵/۵۴۹)

[4] اسے بخاری (۷۴۵) اور مسلم (۲۲۴۲) نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بلکہ اسلام نے اس قیدی کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے جو مسلمانوں سے بر سر جنگ تھا لیکن ان کے ہاتھوں قید ہو گیا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا).

ترجمہ: اور اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔

۲۲-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ مختلف قسم کے آداب، اخلاق اور فضیلتوں کی دعوت دیتی ہے، چنانچہ اس نے کھانے پینے، لباس و پوشاک، شادی بیاہ، سفر و حضر، محسنوں اور بد سلوکی کرنے والوں کے ساتھ، رشتہ داروں، اجنبیوں، پڑوسی اور دور کے شناساؤں، حاکم و رعایہ، عاملوں، اصحاب جاہ و منصب، بیوی اور اولاد، زندوں اور مردوں کے تئیں برتاؤ کے آداب سکھائے، (مردوں کے آداب سے مراد) غسل دینا، عطر لگانا، کفن پہنانا، دفن کرنا اور دعا دینا ہے۔ اسی طرح دشمن اور دوست اور جنگ و صلح کی حالت میں دشمنی رکھنے والوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے بھی آداب بتلائے، خلاصہ یہ کہ سلوک و برتاؤ سے متعلق جو بھی آداب ہو سکتے ہیں، اسلام نے ان پر ہمیں آمادہ کیا، نیز ان پر اجر و ثواب بھی مرتب فرمائے، اور ہر قسم کی بد خلقی سے منع فرمایا۔

۲۳-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ عالمی مذہب ہے، جو تمام لوگوں کے لئے مناسب اور ہر قسم کے انسانوں کے لئے موزوں ہے، اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: (قل يا أيها الناس إني رسول الله إليكم **جميعا**)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہوں۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (... نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے)[1]۔

۲۴-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر زمان و مکان کے لئے موزوں ہے، چنانچہ اس کی ایک بھی تعلیم انسان کی تہذیبی ترقی سے متصادم نہیں ہے، آٹھ صدیوں تک پوری دنیا پر اسلامی تہذیب کا تسلط تھا، جبکہ بعد کی تہذیبوں کی ابھی بنیاد بھی نہیں پڑی تھی، سچ فرمایا اللہ تعالی نے: (ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير).

[1] اسے بخاری (۳۳۵) اور مسلم (۵۲۱) نے جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

ترجمہ: کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا، پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہو۔

۲۵- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی کہ وہ اپنے ماقبل کی تمام شریعتوں کے محاسن پر مشتمل ہے، اور اس میں وہ بوجھ اور سزائیں معدوم ہیں جنہیں اللہ تعالی نے سابقہ شریعتوں کے ماننے والوں پر ان کی نافرمانی کی سزا کے طور پر عائد فرمایا تھا، اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: (ويضع عنهم إصرهم والأغلال التي كانت عليهم).

ترجمہ: اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے، ان کو دور کرتے ہیں۔

۲۶- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ خیر وبھلائی اور اصلاح کا حکم دیتی اور شر اور فساد انگیزی سے منع کرتی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: (وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَان)

ترجمہ: نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہ نقصان پہنچانا ہے اور نہ نقصان اٹھانا ہے)[1]۔ نیز فرمایا: (تم میں سے کوئی جب بری بات دیکھے تو چاہئے کہ اسے اپنے ہاتھ کے ذریعہ دور کردے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنے دل کے ذریعہ دور کردے، یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے)[2]۔

۲۷- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو خوب سے خوب علم شرعی حاصل کرنے کا حکم دیتی ہے، جس سے نفوس کو زندگی ملتی، دلوں کی اصلاح ہوتی، اس پر دنیا وآخرت کی سعادت مترتب ہوتی اور معاشرہ فکری انحرافات اور تخریبی افکار سے محفوظ رہتا ہے، اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا: (وقل رب زدني علما)

ترجمہ: ہاں یہ دعا کرو کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔

---

[1] اسے احمد (۱/۳۱۳) وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے، حدیث نمبر (۲۸۶۵)۔

[2] اسے مسلم (۴۹) نے روایت کیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے)[1]۔

۲۸- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ روئے زمین کو آباد کرنے کا حکم دیتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (هو الذي جعل لكم الأرض ذلولا فامشوا في مناكبها وكلوا من رزقه وإليه النشور)

ترجمہ: وہ ذات جس نے تمہارے لئے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو، اور اللہ کی روزیاں کھاؤ پیو، اسی کی طرف تمہیں جی کی اٹھ کھڑا ہونا ہے۔

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے: (هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ واستعمركم فيها)

ترجمہ: اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی نے زمین میں تمہیں بسایا ہے۔

یعنی اس نے تمہیں زمین مین پیدا کیا اور اس میں اپنا جانشیں بنایا، تم پر ظاہری و باطنی انعامات کئے، تمہیں زمین پر قوت و شوکت عطا کی، تم گھر بناتے، پودے اگاتے، کھیتی کرتے اور جس چیز کی چاہتے ہو بیج بوتے ہو اور زمین کی منفعتوں سے مستفید ہوتے ہو۔

۲۹- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے ماقبل کی تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: (وأنزلنا إليك الكتاب مصدقا لما بين يديه من الكتاب **ومهيمنا** عليه).

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔

۳۰- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ عورت کے حقوق، اس کی عزت و ناموس، اس کے جذبات اور ضروریات کا خیال رکھتی ہے، چنانچہ اسلام نے عورت کے لئے جن حقوق کی ضمانت دی ہے، ان کی تعداد اسی (۸۰) سے زائد ہے، یہی وجہ ہے کہ (اسلام کی نظر میں) مسلمان عورت ایک محترم اور مکرم وجود ہے، اپنے شوہر، اولاد اور معاشرہ کے لئے نعمت ہے، جبکہ مشرق و مغرب میں عورت کی سخت بے حرمتی اور ذلت ہو رہی ہے، خواہ وہ دوشیزہ ہو، یا ماں ہو یا عمر رسیدہ ہو، اگر وہ جوان ہوتی ہے تو محض لطف و لذت کا ایک وسیلہ شمار کی جاتی ہے، اگر عمر رسیدہ ہوتی ہے تو اولڈ ہوم کی مہمان بن کر رہتی ہے، ان

[1] اسے بخاری (۷۱) اور مسلم (۱۰۳۷) نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

عورتوں کے درمیان نفسیاتی دواؤں، منشیات، اسقاط حمل اور خودکشی کا جو عمومی رواج ہے، اس کی تو بات ہی نہ کریں![1]

۳۱- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے احکام ربانی حکمتوں پر مبنی ہیں، خواہ ان احکام کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات سے، یا حدود و قصاص سے، اور خواہ ہم ان حکمتوں سے آشنا ہوں یا نہ ہوں، وہ اپنے افعال اور اقوال میں حکیم و دانا ہے، اور شریعت اور تقدیر میں حکیم و باخبر ہے[2]۔

۳۲- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی پیشین گوئیاں سچ ثابت ہوتی ہیں، چنانچہ مستقبل کی ہر وہ بات جس کی خبر شریعت نے دی، وہ یا تو واقع ہو چکی ہے یا واقع ہو کر رہے گی، اس کی ایک مثال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جس دن ان کی وفات ہوئی تھی جب کہ نجاشی حبشہ میں تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں، اس کے بعد آپ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی[3]۔

صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے لئے ایک لشکر روانہ کیا، ان کا قائد وامیر زید بن حارثہ کو مقرر فرمایا اور انہیں یہ وصیت کی کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر ان کے امیر ہوں گے، اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ ان کے امیر ہوں گے، اسی درمیان کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں تھے آپ نے زید کی وفات کی خبر دی، پھر جعفر کی اور اس کے بعد ابن رواحہ کی وفات کی خبر دی۔ جب کہ آپ مدینہ ہی میں تشریف فرما تھے[4]۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے قبل مقام بدر پر فروکش ہوئے تو آپ نے مشرکوں کے بعض سرداروں کے قتل ہونے کی جگہ تعیین کے ساتھ بتلائی، چنانچہ انس بن مالک عمر بن الخطاب سے روایت

---

[1] فائدہ کے لئے دیکھیں: « ثمانون مظهرا من مظاهر تكريم الإسلام للمرأة، وحفظ حقوقها، واحترام مشاعرها » ، تالیف: ماجد بن سلیمان الرسی، یہ کتاب انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

[2] فائدہ کے لئے دیکھیں: ابن القیم کی کتاب "أسرار الشريعة من إعلام الموقعين"، جمع وترتیب: مساعد بن عبد اللہ السلمان، ناشر: دار المسیر - ریاض، اور "مقاصد الشريعة عند العلامة عبد الرحمن بن ناصر السعدي" تالیف: ڈاکٹر جمیل یوسف زریوا، ناشر: دار التوحید - ریاض۔

[3] دیکھیں: صحیح بخاری (۱۲۴۵) اور صحیح مسلم (۹۵۱) بروایت: ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

[4] اسے بخاری (۱۲۴۶) نے روایت کیا ہے۔

کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پہلے ہمیں بدر (میں قتل ہونے) والوں کے گرنے کی جگہیں دکھارہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ان شاء اللہ! کل فلاں کے قتل ہونے کی جگہ یہ ہوگی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا! وہ لوگ ان جگہوں کے کناروں سے ذرا بھی ادھر ادھر قتل نہیں ہوئے تھے جن کی نشاندہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی[1]۔

۳۳- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص اسلام مین داخل ہوتا ہے، اگر وہ عقل وخرد کا مالک ہو تو اپنے دین سے ناراض وبے زار ہو کر اس سے نہیں پھرتا، اسلامی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا، کیوں کہ یہ بات گزرچکی ہے کہ اسلامی تعلیمات عقل اور فطرت سے ہم آہنگ ہیں، وہ انسان کی روحانی اور جسمانی ہر طرح کی ضروریات کی تکمیل کرتی ہیں، الحمدللہ کہ حجت قائم ہو گئی اور راستہ روشن ہو گیا۔

۳۴- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص اسے چیلنج کرے، اس پر وہ غالب ہو جاتی ہے اور جو شخص اس سے مقابلہ کرے، اسے عاجز ولاچار کر دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ کوئی شخص قرآن کی کسی ایک آیت یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک حدیث کو غلط ثابت نہیں کرسکا، نہ ہی کوئی شخص قرآنی آیات جیسی کوئی ایک آیت ہی پیش کرسکا، کوئی بھی شخص ایسی تعلیمات نہیں پیش کر سکتا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے قربت اور مشابہت رکھتی ہو، اللہ تعالی نے قرآن کے بارے میں سچ فرمایا: (ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا).

ترجمہ: اگر یہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

۳۵- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کے درمیان عدل وانصاف کرتا ہے، چنانچہ شرعی تعلیمات اس بات کی تنصیص کرتی ہیں کہ تمام انسان ایک ہی مرد وعورت (آدم وحوا) سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ واحد میزان جو تمام انسانوں کے لئے معیار ہے وہ تقوی ہے، نہ کہ رنگ، یا سماجی یا مادی مقام ومرتبہ، اللہ تعالی فرماتا ہے: (يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا إن أكرمكم عند الله أتقاكم إن الله عليم خبير).

[1] اسے مسلم (۲۸۷۳) نے روایت کیا ہے۔

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اوراس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنادیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے، یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

۳۶-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کو ہی نصرت ملتی ہے، فرمان باری تعالی ہے: (إنا **لننصر رسلنا والذين آمنوا** في الحياة الدنيا ويوم يقوم الأشهاد).

ترجمہ: یقیناہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیامیں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔

۳۷-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ قیامت تک باقی رہنے والی ہے، چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ ایساموجود ہوگا جو اللہ کی شریعت قائم رکھے گا، انہیں ذلیل یاان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاسکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے گا اور وہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہیں گے)[1]۔

۳۸-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پیروکار تمام قوموں سے بہتر ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (كنتم **خير أمة** أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله).

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کے قول: ﴿كنتم خير أمة أخرجت للناس﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا:(تم ستر امتوں کا تتمہ ہو، تم اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور سب سے زیادہ باعزت ہو)[2]۔

---

[1] اس حدیث کا حوالہ گزر چکا ہے۔

[2] اس حدیث کو ترمذی (۳۰۰۱)، ابن ماجہ (۴۲۸۸)، احمد (۵/۳) اور بیہقی (۹/۵) نے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین اور البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

۳۹-اسلامی تعلیمات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ہر وہ قول جو اس کی مخالفت کرتا ہے، وہ باطل ہے، جو مقابلہ کے وقت حق کے سامنے ٹک نہیں سکتا، فرمان باری تعالی ہے: (وقل جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا)

ترجمہ: اعلان کر دے کہ حق آچکا اور ناحق نابود ہو گیا، یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔

نیز فرمایا: (قل جاء الحق وما يُبدئ الباطل وما يعيد)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ حق آچکا، باطل نہ تو پہلے کچھ کر سکا ہے اور نہ کر سکے گا۔

یعنی اس کا معاملہ پژمردہ اور بے معنی ہو جائے گا اور اس کی شوکت جاتی رہے گی، چنانچہ وہ نہ پہلے کچھ کر سکا اور نہ کر سکے گا[1]۔

۴۰-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام چیلنجز کے سامنے ثابت، جاری وساری اور قائم ودائم رہنے والی ہے، گرچہ اس پر پیہم حملے کیوں نہ ہوں، اور ہر زمانے میں دشمن اس سے برسرپیکار ہی کیوں نہ رہیں، اسلامی شریعت میں نہ پژمردگی آئی اور نہ وہ تبدیل ہوئی، بر خلاف انسانوں کے خود ساختہ قوانین کے، وہ وقتی طور پر قائم ہیں، ان میں مسلسل تبدیلی آتی رہتی ہے اور وہ دائمی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

تاریخی اعتبار سے اسلامی شریعت کی پائیداری وثبات کا ایک مظہر یہ ہے کہ وہ فکری انحرافات کے سامنے ثابت قدم رہی ہے، مثال کے طور پر نصرانیت کی لہر، جس کا مقصد پوری دنیا کو نصاری بنانا اور انہیں صلیب کی عبادت پر آمادہ کرنا ہے، ہر چند کہ نصرانیت کو فروغ دینے والے ممالک کے پاس بے انتہا امکانات ہیں، تاہم ان کے یہاں اسلام میں داخل ہونے والوں کی شرح، نصرانیت اور دیگر تحریف شدہ ادیان اور انسانی مذاہب کو قبول کرنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔

تاریخ میں اسلامی شریعت کے ثبات کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ وہ سیکولزم کی لہر کے سامنے ثابت قدم رہی، جس کا مقصد زندگی کے تمام شعبوں سے دین کو بے دخل کر کے محض بندہ کا اپنے رب سے تعلق تک اسے محصور کرنا ہے۔

---

[1] یہ ابن سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے جو انہوں نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

تاریخ میں اسلامی شریعت کے ثبات کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ وہ بعثیت اور قومیت کی لہروں کے سامنے بھی ڈٹی رہی یہاں تک کہ یہ لہریں ہوا ہو گئیں۔

تاریخ میں اسلامی شریعت کے ثبات کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ تشدد اور بد نظمی جیسی لہروں کے سامنے وہ پہاڑ بن کر جمی رہی، جن کا مقصد بعض اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو معزول کرنا تھا، تا کہ ان لہروں کے علمبردار وہاں کی حکومت پر قبضہ جما سکیں، اور بزعم خویش ان ممالک کو پر امن اور خوشحال ممالک میں تبدیل کر سکیں، دنیا نے یہ مشاہدہ کیا کہ جن ممالک میں انہوں نے اپنے منصوبے نافذ کئے، وہاں ان بے بنیاد لہروں کے اثرات یہ ظاہر ہوئے کہ حالت بد سے بدتر ہو گئی، محرمات کو مباح ٹھہرایا گیا، خون کا دریا بہایا گیا، عزت و ناموس نیلام ہوئی اور کفار مسلمانوں کی اس حالت بد کو دیکھ کر خوش ہوئے اور اس کو "بہار" کے نام سے موسوم کیا۔

۴۱- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو بھی اس سے عداوت مول لیتا ہے وہ بالآخر شکست اور رسوائی سے دوچار ہوتا ہے، خواہ وہ برسر اقتدار لوگ ہوں، یا اصحاب جاہ و منصب، یا فکری انحرافات اور تعصب کے علمبردار، کمیونزم کا انجام کیا ہوا؟ قومیت اور بعثت کہاں گئی؟ یہ ساری لہریں ہوا ہو گئیں، اس کے بالمقابل، ۱۴ صدیوں پر محیط چیلنجز کے باوجود کیا اسلام مٹ گیا؟ کیا صلیبی جنگوں کے اثر سے اسلام پر کوئی حرف آیا؟ اور کیا یورپی سامراجیت کے زیر اثر اسلام بے نشان ہو گیا؟ کیا عراق پر تاتاری حملوں نے اسلام کو ملیامیٹ کر دیا؟ احواز اور عراق پر رافضی حملہ سے اسلام زائل ہو گیا؟ سیکولزم کے فکری حملہ سے متاثر ہو کر اسلام کا وجود ختم ہو گیا؟ نہیں، اللہ کی قسم! اس کی ثابت قدمی اور بڑھ گئی۔ اللہ نے سچ فرمایا: (وقل جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا).

ترجمہ: اعلان کر دے کہ حق آچکا اور ناحق نابود ہو گیا، یقیناً باطل تھا بھی نابود!

۴۲- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو ممالک اور قومیں اسے نافذ کریں، ان سے اللہ نے دنیا و آخرت کی سعادت کا وعدہ فرمایا ہے، تا کہ وہ دنیا میں امن و سکون اور عزت و شوکت کے ساتھ خوشحال زندگی گزاریں اور آخرت میں ان کے لئے بڑے اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ البتہ جو ممالک اور قومیں اللہ کی شریعت سے اعراض کریں گی وہ مصیبت و ہلاکت سے دوچار ہوں گی، خواہ مضبوط ترین اور سرکش ترین

ممالک میں سے ہی کیوں نہ ہوں۔ حقیقت حال اس کی گواہ بھی ہے، جب پہلے کے لوگوں نے اس **حقیقت** کو سمجھا اور **شریعت** کو نافذ کیا تو آٹھ صدیوں تک روئے زمین پر اسلامی **تہذیب** کا دور دورہ رہا اور انہیں اللہ تعالی کا یہ مژدہ جاں فزا ملا:(وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات **ليستخلفنهم** في الأرض كما استخلف الذين من قبلهم **وليمكنن** لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم **من بعد خوفهم أمنا** يعبدونني لا يشركون بي شيئا

ترجمہ: تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں، اللہ تعالی وعدہ فرما چکا ہے کہ **انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا** جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو **مضبوطی کے ساتھ محکم کرکے جمادے گا** جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے **اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا**۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

لیکن جب انہوں نے اللہ کے دین سے اعراض برتا تو اللہ نے ان سے سیادت وسرداری سلب کرلی اور ان پر دشمنوں کو مسلط کردیا، جیسا کہ آج ہم اس کا مشاہدہ کررہے ہیں۔

- اسلامی شریعت کی یہ چالیس امتیازی خصوصیات ہیں، جو شخص انہیں جان لے اور سمجھ لے وہ اسلامی شریعت میں پوشیدہ اللہ کی حکمت سے بھی واقف ہوجائے گا اور ہمارے زمانے کے منافقوں یعنی سیکولزم کے علمبرداروں کی گمراہی بھی اس پر آشکار ہوجائے گی جو اسلام اور اس کے احکام پر طعن وتشنیع کے نشتر برساتے اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ ایک پسماندہ اور دقیانوس مذہب ہے۔

  اللہ تعالی ہمیں ان کے شبہات سے محفوظ رکھے۔

- محترم قاری! جو شخص ان خصوصیات سے واقف ہو، وہ بآسانی یہ سمجھ سکتا ہے کہ کثرت سے لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کے پیچھے کیا راز پوشیدہ ہے، بطور خاص ان ممالک میں جو مادی اعتبار سے ترقی یافتہ ہیں اور نت نئی ایجادات وانکشافات میں اپنی شہرت رکھتے ہیں، اللہ نے سچ فرمایا:(سنريهم آياتنا في الآفاق وفي أنفسهم **حتى يتبين لهم أنه الحق** أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شهيد).

ترجمہ: عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے، کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف وآگاہ ہونا کافی نہیں۔

- اللهم صل وسلِّم على نبينا محمد وآله وصحبه.

از قلم:

فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسی

۱۹/۲/۱۴۴۳ھ

۲۷/۹/۲۰۲۱ء

مترجم:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com